بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
نمبر ۲۴۵	۲۱ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۔ ۶ رجب ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے

کوئی شخص اس کے بغیر دیندار نہیں بن سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" روحانی فائدہ بھی انہی کو پہنچتا ہے جو آپ کوشش کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے اعلےٰ اور افضل تھے مگر انہوں نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا تو ایسا نہ کرتا مگر اس نے دنیا کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے کہ محنت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا ہے اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہیئے؟ ..... کیا دین کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے کرنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گزارنے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف زبانی قیل و قال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائے گا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جائیں گے۔ اور ان کا امتحان نہ ہوگا؟ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحات ۴۴۲-۴۴۳)

اخبارِ احمدیہ

○- ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل تمام دن حرارت رہی۔ ٹمپریچر ۹۹.۲ تھا۔ آج صبح حرارت میں تو کمی ہے لیکن جسم اور سر میں درد بدستور ہے اور عام کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○- ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا کل پتہ کا اپریشن ہو گیا ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ پتہ میں سے تین سو پتھریاں نکلی ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور دردِ دل کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہر قسم کی پیچیدگیوں اور خطرات سے اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

○- مجالس خدام الاحمدیہ کے پاس چندہ جات کی جو رقوم جمع شدہ موجود ہیں انہیں وہ اپنے نمائندگان کے ہاتھ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا مبارک ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ میں کم از کم ۹/۱ لاکھ روپیہ سال اوّل میں وصول ہو جانا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ۱/۳ حصہ سال رواں یعنی سال اول میں وصول ہو جائے اِس وقت تک جو وعدے ہو چکے ہیں ان کے لحاظ سے تقریباً ۹-۱۰ لاکھ کی وصولی سال اول میں ہونی چاہیئے۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ راکتوبر ۱۹۶۶ء

تحریکِ وقفِ جدید

(۲)

کل کی قسط میں ہم نے تحریک وقف جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند اہم ارشادات پیش کئے تھے۔ اسی سلسلے میں آج حضور کی چند مزید تصریحات درج ذیل کی جاتی ہیں۔

طریقِ کار

حضور نے وقفِ جدید کے طریق کار کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔ یا دکان کھولی ہوئی ہو۔ اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے ..... ہم اس سکیم کے واقف زندگی کو چالیس سے سَتّر روپے تک ماہوار الاؤنس دیں گے ... کچھ امداد ہم زمینداروں سے بھی لیں گے اور وہ اس طرح کہ جہاں جماعتیں زیادہ ہونگی وہاں ہم کوشش کریں گے کہ وہ پانچ ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کردیں۔ اس مقام پر ہم اپنے نئے واقف زندگی کو ٹھہرائیں گے جو اس زمین میں باغ لگائے گا اور اسی باغ میں اپنا مکان بنائے گا .... پھر بعض واقفین کو اگر ممکن ہو سکا تو ہم کمپونڈری بھی سکھا دیں گے اور کچھ رقم دواؤں کے لئے بھی دیدیں گے اور ان سے جو آمد ہوگی وہ ہم انہیں پر خرچ کریں گے ان سے خود کچھ نہیں لیں گے۔ اسی طرح ہم بعض واقفین زندگی کو کہیں گے کہ وہاں سکول کھول دیں جو ابتداء میں چاہے پرائمری تک ہی ہوں اور ان میں مدرسہ احمدیہ کا نصاب جو اردو میں ہوگا پڑھانا شروع کر دیں تاکہ اس علاقہ میں دو تین سال کے اندر اندر مزید معلمین پیدا ہو جائیں ..... ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ بعض واقفین کو اس علاقہ میں جس میں ان کا تقرر کیا جائے روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی دکانیں کھلوا دیں اور جہاں دس دس میل تک کوئی حکیم اور طبیب نہ ہو۔ وہاں عطاری کی دکان کھلوا دیں .... علاقہ کے زمینداروں کو تحریک کریں گے کہ وہ آٹھ دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں ... بعض علاقوں میں بڑے بڑے زمیندار احمدی ہیں ان کے لئے اس قدر زمین وقف کرنا کوئی مشکل امر نہیں"۔

(الفضل ۱۶ر فروری ۱۹۵۸ء)

چندہ وقفِ جدید

(۱) "(اس تحریک کے) دو حصے تھے ایک وقف۔ اور ایک چندہ ...
... ہر احمدی کوشش کرے کہ چھ روپے سالانہ چندہ یکمشت یا بارہ اقساط میں دیا کرے ہماری جماعت میں آسانی سے ایک لاکھ آدمی ایسا پیدا ہو سکتا ہے"۔

(۲) "جو وعدے وقفِ جدید کی امداد کے لئے آرہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ شائد چھ روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے مگر یہ بات غلط ہے اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہوگی .... جس کی توفیق ۱۲ روپے سالانہ کی ہو وہ ۱۲ روپے سالانہ دے سکتا ہے جس کی توفیق ۵۰ روپے سالانہ کی ہو وہ ۵۰ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنے زیادہ ہے ..... میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں ..... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اور ساری جماعت کا مل کر چھ سات لاکھ ہو جائے ...... یہ بھی میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں امیر آدمی بہت زیادہ دے سکتے ہیں وہاں چھ غریب آدمی مل کر ایک ایک روپیہ ڈال کر چھ روپے پورے کر سکتے ہیں"۔

(الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(۳) "اس کے لئے ہمیں بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس کام کے لئے کم سے کم چھ لاکھ روپے سالانہ کی ضرورت ہے۔ اگر چھ لاکھ روپیہ سالانہ آنے لگ جائے تو پھر پچاس ہزار روپیہ ماہوار بنتا ہے"۔

(الفضل ۱۶ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(۴) "پس ہمت سے آگے بڑھو زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپکو آنریری سیکرٹری بنا لیں اور شہر میں باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا چندہ جلدی جلدی بارہ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اسی طرح نوجوانوں کو وقفِ زندگی کی تحریک کریں"۔

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء)

اجتماع انصار اللہ کی بُنیادی غرض

اجتماعی ذکرِ الٰہی اور اُس کے فضائل

(مسعودِ احمد خان دہلوی)

مومنوں کے لئے انفرادی اور اجتماعی ذکرِ الٰہی کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ مومنوں میں ذکرِ الٰہی کی عادت اور لگن پیدا کرنے کو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:-

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ
وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا ۝

(الفتح آیت ۹، ۱۰)

(اے رسولؐ) ہم نے تجھے (اپنی صفات کے لئے) گواہ اور (مومنوں کے لئے) بشارت دینے والا اور (کافروں کیلئے) ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اس کی مدد کرو اور اس کی عزت کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔

اِس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اپنے اس رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ اوّل یہ کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر دلی بصیرت کے ساتھ ایمان لائیں، دوم یہ کہ وہ ایمان لانے کے بعد رسول کے رفیع الشان کاموں میں اس کے مددگار بنیں، سوم یہ کہ وہ اللہ اور رسول کی تعظیم کو اپنا شعار بنائیں، چہارم یہ کہ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں۔ صبح شام سے مُراد یہ ہے کہ ایمان لانے والے دن اور رات کے ہر حصہ میں جہاں تک ممکن ہو سکے ہر وقت بلکہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں۔ الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد ایمان لانے والوں کو ذکرِ الٰہی کا پابند بنانا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (نماز، روزہ، حج اور تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ جو خود اپنی ذات میں نہایت ہی اہم اور فرضِ عین کا درجہ رکھنے والے ذکر اللہ ہیں) دن اور رات جاری رہنے والے عمومی ذکرِ الٰہی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اغراض میں سے ایک غرض قرار دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کا قرآنِ مجید میں بار بار اور بہ تکرار حکم بھی دیا ہے تاکہ آپؐ کی بعثت کی یہ غرض بہ تمام و کمال پوری ہو۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اِس حکم میں ایک خاص التزام یہ فرمایا ہے کہ اس میں کہیں تو واحد کا صیغہ استعمال کیا ہے اور کہیں جمع کا۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ایمان لانے والے نہ صرف ذکرِ الٰہی میں انفرادی طور پر مصروف رہیں بلکہ نماز، روزہ اور حج وغیرہ کی طرح اس عمومی ذکرِ الٰہی میں اجتماعی رنگ پیدا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ چنانچہ پہلے ہم انفرادی ذکرِ الٰہی سے متعلق احکام کو لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
وَكِيْلًا ۝

(المزمل آیات ۹، ۱۰)

اور چاہیئے کہ تُو اپنے رب کا ذکر کیا کر اور اُسی سے دِل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تُو اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

نیز انفرادی رنگ میں ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے ہوئے ایک اَور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ
وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝

(الدھر آیات ۲۶، ۲۷)

اور اپنے رب کا صبح و شام ذکر کیا کر اور رات کے وقت بھی اس کے سامنے سجدہ کیا کر اور رات کو دیر تک اس کی تسبیح کیا کر۔

اور پھر انفرادی طور پر ہر مومن کو ذکرِ الٰہی کی ترغیب دلاتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے یہ تاکید بھی فرمائی ہے کہ اے مومن تُو ذکرِ الٰہی سے کبھی غفلت نہ برت بلکہ پورے تعہد اور التزام کے ساتھ اس میں لگا رہ۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّ
دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ
عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ
وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝

(الاعراف آیات ۲۰۶، ۲۰۷)

اِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے واحد کا صیغہ استعمال کرکے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ ان میں سے ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی انفرادی حیثیت میں دن اور رات چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس سے کبھی غافل نہ ہو اور پھر اس بات پر تکبّر نہ کرے کہ وہ اللہ کو بہت یاد کرتا ہے بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے نفس میں عجز اور خوف کے ساتھ دھیمی آواز میں اپنے رب کو یاد کیا کرے اور کبر و غرور کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دے۔

انفرادی ذکرِ الٰہی کے تاکیدی حکم کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے جمع کا صیغہ استعمال کرکے اس امر کی بھی تلقین فرمائی ہے کہ باہم اکٹھے ہو کر بھی اپنے رب کو یاد کرتے رہا کرو اور پھر ساتھ ہی یہ بھی باور کرایا ہے کہ اِس اجتماعی ذکرِ الٰہی میں ہی بحیثیت جماعت تمہاری فلاح کا راز مضمر ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(الجمعہ آیت ۱۱)

اور اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ اجتماعی ذکرِ الٰہی کے حکم کے ساتھ اس کے نتیجہ میں حاصل ہونیوالی فلاح کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر تم اکٹھے ہو کر بکثرت اپنے رب کو یاد کرو گے تو وہ تم پر بحیثیت جماعت اپنی رحمتیں نازل کرے گا، آسمان پر فرشتے تمہارے لئے دعا کریں گے اور جب بھی تمہارے لئے کوئی ظلمت پیدا ہو گی خدا تعالےٰ اسے دُور کر کے تمہیں دوبارہ نُور میں لے آئیگا چنانچہ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ
يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَحِيْمًا ۝

(الاحزاب آیات ۴۲، ۴۳، ۴۴)

اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں تاکہ (اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ) وہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اجتماعی ذکرِ الٰہی کی ایسی عظیم الشان فضیلت کے باعث اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ جب بھی اجتماعی ذکرِ الٰہی کا موقع پیدا ہو اور تمہیں اِس موقع سے فائدہ

اٹھنے کے لئے بلایا جائے تو سب کاروبار چھوڑ کر دوڑتے ہوئے وہاں پہنچو ایسا نہ ہو کہ اپنی غفلت سے محرومی کا شکار ہو کر فلاح پانیوالوں میں شامل نہ ہوسکو۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ

(الجمعہ آیت ۱۰)

اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ حکم نماز جمعہ کے تعلق میں دیا گیا ہے لیکن نماز جمعہ بہت وسیع پیمانہ پر اجتماعی ذکرِ الٰہی کا موقع فراہم کرتی ہے لہٰذا اِس سے مستنبط ہے کہ ایک نماز جمعہ ہی نہیں جب بھی مومنوں کو اجتماعی ذکرِ الٰہی کے لئے بلایا جائے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ سب کام کاج چھوڑ کر اور دیگر دنیوی مصروفیات ترک کر کے دوڑتے ہوئے پہنچیں اور اجتماعی ذکرِ الٰہی میں شریک ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔ چنانچہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ کی قید لگائے بغیر اُن مومنوں کی تعریف کی ہے جو خرید و فروخت اور دوسری دنیوی مصروفیات کو ذکرِ الٰہی میں حارج نہیں ہونے دیتے۔ فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور آیت ۳۸) یعنی بہت سے لوگ ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مومنوں کے دلوں میں ذکرِ الٰہی کا شوق اور لگن پیدا کرنے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں شامل کرنا، انفرادی اور اجتماعی رنگ میں ذکرِ الٰہی کرنے کا مومنوں کو حکم دینا، ذکرِ الٰہی کے ساتھ مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی فلاح کو وابستہ ٹھہرانا، اور بالخصوص مومنوں کو اجتماعی ذکرِ الٰہی کے لئے ہر قسم کے کاروبار ترک کر کے جلدی جلدی اور دوڑتے ہوئے آنے کی تلقین کرنا —— یہ سب امور ایسے ہیں جن سے ذکرِ الٰہی کی اہمیت اور بے انداز عظمت و فضیلت عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود بے انتہا کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرتے تھے بلکہ صحابہؓ کو بھی انفرادی اور اجتماعی ذکرِ الٰہی کی نہایت زوردار الفاظ میں تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ذکرِ الٰہی میں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے شغف کا یہ عالم تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ پھر اپنا نمونہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے صحابہؓ کو جن زوردار الفاظ میں انفرادی اور اجتماعی ذکرِ الٰہی کی تلقین فرمائی اور اس کا صحابہؓ پر جو اثر ہوُا اور انہوں نے ذکرِ الٰہی میں جو انتہائی شغف دکھایا اس کا احادیث اور کتبِ سیر میں بکثرت ذکر آتا ہے۔

چنانچہ انفرادی رنگ میں ذکرِ الٰہی کرنے کی آپ جس پُرشوکت انداز میں تلقین فرمایا کرتے تھے اس کا ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(ترمذی ماجاء فی فضل الذکر)

ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں جانتا ہوں کہ اسلام کے احکام تو بہت سارے ہیں آپ مجھے ان میں سے کوئی ایسی بات بتائیں جس پر میں مضبوطی سے قائم ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا (وہ ایک بات یہ ہے) کہ تیری زبان ہمیشہ ہی اللہ تعالےٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیئے۔

اِسی طرح ایک موقع پر آپ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے ہی دل نشین انداز میں ذکرِ الٰہی کی فضیلت بیان فرمائی۔ آپ نے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط کے قرآنی ارشاد کے بموجب ذکرِ الٰہی کو درجہ میں تمام دوسرے نیک اعمال سے بڑھ کر نیک عمل قرار دیا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْنَ اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا وَمَا ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسند احمد بن حنبل رح)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں کہ تمہارے اعمال میں سے بہتر عمل کونسا ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے ستھرا اور پاکیزہ فعل کونسا ہے اور تمہارے درجات میں سے سب سے بلند درجہ کونسا ہے اور جو سیم و زر خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور جو اس سے بھی بہتر ہے کہ دشمنوں سے تمہارا مقابلہ ہو اور تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول فرمائیے وہ کونسا عمل ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ ہے خدائے بلند و برتر کا ذکر۔

یہ تو ہوئی دیگر نیک اعمال کے بالمقابل ذکرِ الٰہی کی فضیلت۔ ایک اور موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح فرمایا کہ اِسی نسبت سے ذکرِ الٰہی کرنے والوں اور اس میں شغف دکھانے والوں کا درجہ بھی دوسرے نیک اعمال بجا لانے والوں سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ حدیث ہے:۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ ذَاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا اَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی فضل الذکر)

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک درجہ کے لحاظ سے افضل کون لوگ ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے۔ ابوسعید الخدریؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اللہ کے رستہ میں جہاد کرنیوالے غازی سے بھی؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ غازی کافروں اور مشرکوں سے جہاد کرتے ہوئے تلوار چلائے یہاں تک کہ اسکی تلوار ٹوٹ جائے اور خون سے رنگی جائے تو بھی کثرت کیساتھ اللہ کا ذکر کرنیوالے درجہ میں اس سے افضل ہوں گے۔ (باقی)

ہفتہ تحریکِ جدید اور لجنات اماء اللہ

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ تمام لجنات یکم تا آٹھ اکتوبر ہفتہ تحریکِ جدید منائیں اور زیادہ سے زیادہ وصولی کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ہفتہ ختم ہو چکا ہے اس لئے تمام لجنات اس سلسلہ میں جو انہوں نے کوشش کی ہے اور اس کا جو نتیجہ نکلا ہے اس سے آگاہ کریں۔ اگر کسی لجنہ نے ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا تو وہ اس اعلان کے پڑھنے کے بعد اس سلسلہ میں کوشش کریں کہ عورتوں سے چندہ تحریکِ جدید کی زیادہ سے زیادہ وصولی کی جائے۔ تحریکِ جدید کا مالی سال ۳۰ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ کوشش کریں کہ ہر احمدی عورت کا وعدہ اس تاریخ سے قبل ادا ہو جائے اور جو بہنیں ابھی تک تحریکِ جدید میں شامل نہیں ہوئیں وہ دورِ سوم میں شامل ہوں۔

خاکسارہ مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات

داہنے ہاتھ کی فضیلت

(از مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری کراچی)

بچوں کی تربیت اور راہنمائی والدین اور سرپرستوں کا فرض ہے۔ معصوم بچے کو بغیر راہنمائی شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دینا غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ والدین یا سرپرستوں کی عدم راہنمائی یا تربیت میں غفلت کے باعث بچوں میں بعض غلط عادات راسخ اور پختہ ہو جاتی ہیں۔ کسی بچہ کے دائیں ہاتھ کی بجائے بائیں ہاتھ سے کام کرنے کی نوبت آنے سے پیشتر ہی اسے دونو ہاتھ کی تقسیم کار بتلانی ضروری ہے اور پھر اس کی نگرانی ضروری ہے۔ اگر شروع ہی سے بچہ کی صحیح تربیت کی جائے تو اس کے ذہن میں کوئی الجھن پیدا نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہوگا البتہ اگر تربیت میں غفلت کی گئی ہو اور بچہ غلط طریق پر پختہ کار ہو گیا ہو تو اس کی عادات کو توڑنا اور صحیح طریق پر لانا اسے ضرور کسی حد تک پریشان کرے گا۔ جس کے لئے اس کے والدین یا سرپرست ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے۔ بعض بچے بائیں ہاتھ سے لکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ کتنا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ کرکٹ کا ایک بائیں ہاتھ کا عادی کھلاڑی گیارہ فیلڈرز کی دقت کا باعث بنتا ہے۔

اسلامی احکام کے ماتحت بچہ کی تربیت اس کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہے بچہ ماں کی گود میں ہی ہوتا ہے تو اس کی تربیت ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اپنی مادری زبان سیکھتا رہتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضؓ کو جبکہ اُن کی عمر صرف ۲½ سال کی تھی یہ آداب سکھلائے کہ کھانا اپنے سامنے سے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ تربیت کے معاملہ میں بچہ کو چھوٹا سمجھ کر ضروری ہدایات کو التوا میں ہرگز نہیں ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ بچہ ذہین ہوتا ہے۔ بچہ کو دائیں اور بائیں ہاتھ کا استعمال اور تقسیم کام بتانا اولین تربیت میں سے ہے لہذا بچہ کو بتایا جائے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا چاہیئے

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں اور بائیں ہاتھ میں تمیز اور دائیں ہاتھ کے ترجیحی پہلو پر اس قدر اہمیت دی کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آجکل کی یوروپین سیاسی اصطلاحات RIGHT HAND MAN یار دستِ راست اور LEFTIST GROUP ہمارے اسلامی علم و فضل اور تہذیب و تمدن کا موروثی حصہ ہیں۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا اور مسجد سے باہر نکلتے وقت دائیں پاؤں کو بعد میں باہر نکالنا تاکہ برکات سے زیادہ دیر تک مستفید ہو، نماز میں پہلے مقتدی کا امام کے دائیں طرف کھڑے ہونا۔ صفِ نماز میں امام کے دائیں ہاتھ زائد مقتدیوں کا کھڑے ہونا۔ امام کے دائیں جانب سے تکبیر کہنا تشہد کے وقت دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے اشارہ کرنا۔ دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا۔ قمیص کی دائیں آستین پہلے پہننا اور موزہ یا جوتا دائیں پاؤں میں پہلے پہننا۔ یہ سب کے سب اسلامی آداب میں شمار کئے جاتے ہیں۔

داہنے ہاتھ کی فضیلت میں صحیح بخاری سے چند احادیث کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سرورِ کائناتؐ کو تمام اچھے کام داہنے ہاتھ کی طرف سے شروع کرنا پسند تھے۔ مثلاً جوتا پہننا کنگھا کرنا ہاتھ یا پاؤں کا دھونا یا پاک کرنا۔

(۲) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا کریں

(۳) ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو اس میں پھونک نہ مارے۔ اگر پاخانہ جائے تو پیشاب گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے صاف کرے۔

(۴) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جوتے پہنے تو داہنی جانب سے پہنے اور اتارنے کے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالے۔ جوتی پہننے میں پہلے دایاں ہو اور اتارنے میں پہلے بایاں۔

(۵) حضرت عمر بن ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں کھانے کے وقت حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت میں نابالغ تھا اور رکابی میں چاروں طرف سے کھاتا تھا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا، لڑکے! کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو اور داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا کرو“ چنانچہ اس روز سے میرا یہی طریق ہو گیا۔

(۶) حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی خدمت میں پانی کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے پیا۔ آپ کے دائیں طرف ایک بہت چھوٹی عمر کا لڑکا موجود تھا اور بائیں جانب کچھ عمر رسیدہ لوگ تھے۔ حضورؐ نے فرمایا ”لڑکے! کیا تیری اجازت ہے کہ میں یہ بچا ہوا پانی — تبرک) ان عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں۔ وہ بولا ”حضور کے بچے ہوئے پانی پینے کے لئے تو میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا“ حضورؐ نے وہ پانی اسی کو دے دیا۔

(۷) حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے لئے گھر کی پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا۔ اور گھر کے کوئیں کا پانی اس میں ملا کر پیالہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؐ کے بائیں جانب حضرت ابو بکرؓ تھے اور دائیں طرف ایک گاؤں والا (بدوی) تھا۔ آپؐ نے دہن مبارک سے یہ پیالہ ہٹایا ہی تھا کہ حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ کہیں حضورؐ گاؤں والے کو اپنا بچا ہوا دودھ (تبرک) نہ دیدیں عرض کیا ”یا رسول اللہ! آپؐ کے پاس ابو بکرؓ موجود ہیں اُن کو پیس نوشید دیجئے“ لیکن حضورؐ نے گاؤں والے کو ہی دیا اور فرمایا:۔

”دائیں ہاتھ کو دیا کرو“

سالانہ اجتماع پر آنیوالے خُدام کیلئے ضروری اعلان

امسال خدام اجتماع کے دوران خیموں میں رہائش رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ بخیمہ جات کی تیاری کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام خدام جمعہ کے روز دس بجے صبح سے قبل مقام اجتماع میں داخل ہو جائیں۔

اس لئے خدام سے درخواست ہے کہ اس دن آٹھ بجے صبح ہی دفتر بیرون سے اپنے داخلہ کے ٹکٹ حاصل کرلیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد سوائے اشد مجبوری کے ٹکٹ داخلہ جاری نہیں کئے جائینگے۔

(منتظم دفتر بیرون)

تقریب رخصتانہ

ربوہ — مورخہ ۷ راکتوبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عصر نعیمہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبدالحفیظ صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح دو سال قبل مکرم عبدالحمید صاحب قریشی ابن مکرم قریشی عبدالشکور صاحب لاہور کے ساتھ ہوا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں جس میں بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحومؓ نے کرائی تھی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلدی اطلاع دیں اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان کے پاس قائد مقامی کا تعارفی خط ہونا ضروری ہے منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش
احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۲۱۔ محترمہ منصورہ صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب پرچہ سرگودھا۔ چوڑی طلائی ایک عدد
۱۲۲۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ حاجی فضل الرحمٰن صاحب ″ ۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی
۱۲۳۔ محترمہ عصمت صاحبہ پراچہ ″ انگوٹھی طلائی دو عدد
بالی طلائی ایک عدد
۱۲۴۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ″ ۔ کانٹا طلائی ایک عدد
۱۲۵۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب انجینئر سلطان پورہ لاہور۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی
۱۲۶۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ غلام احمد صاحب راولپنڈی۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے بھی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔“

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدوں کی رقوم اب جلد از جلد ادا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

تحریک جدید کا سال ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عازمین حج توجہ فرمائیں

جیسا کہ اخبار بین حضرات کو علم ہو گیا ہوگا حکومت نے ۱۹۶۷ء کے حج کے بارے میں اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس ضمن میں درخواستیں دینے کی مدت ۲۰ر اکتوبر تا ۱۴ نومبر ۶۶ء مقرر کی گئی ہے۔ درخواستوں کے فارم ضلعوں کے حکام۔ سیڈمل بنکوں اور پورٹ حج آفس کراچی اور چاٹگام سے مل سکیں گے۔ امسال حج بیت اللہ کا ارادہ رکھنے والے افراد کسی متعلقہ دفتر سے مطبوعہ فارم حاصل کر لیں اور اس کے مطابق درخواست پیش کر دیں۔ اس سلسلہ میں ضروری معلومات اور راہنمائی حاصل کرنا مقصود ہو تو اس خدمت کے لئے بندہ بھی حاضر ہے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خریداران تشحیذ الاذہان کیلئے
ضروری اعلان

خریداران تشحیذ الاذہان یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ اس ماہ اکتوبر ۱۹۶۶ء کا رسالہ تشحیذ الاذہان کا باتصویر سالنامہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جو اطفال احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تشحیذ الاذہان کے خریداران جو اجتماع پر ربوہ تشریف لائیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا رسالہ خریداری نمبر بتا کر دفتر سے حاصل کر لیں۔ باقی خریداران کو رسالہ ۲۵ر اکتوبر کو پوسٹ کیا جائے گا۔ احباب سلسلہ ہیں جملہ خریداران کے علاوہ جو دوست رسالہ تشحیذ کا سالنامہ خریدنا چاہیں۔ تو وہ بھی ۱/- روپیہ دے کر حاصل کر سکتے ہیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سیف علی صاحب شاہد۔ بی۔ کام ابن مولوی رستم علی صاحب کی تقریب شادی مورخہ ۲۳ ستمبر بروز جمعہ کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی روز ناصرہ بیگم بنت خدا بخش صاحب مرحوم سے بعوض بارہ صد روپے حق مہر مکرم محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری نے پڑھا تھا۔ اگلے روز محترم والد صاحب نے اپنے مکان واقعہ احمدیہ فیکٹری کنری میں ان کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم مرزا خلیل احمد صاحب نے بھی شمولیت کی۔ دعوت کے اختتام پر آپ نے ہی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(محمد دعا ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۶ء تک جتنا بھی زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کر سکتی ہوں کریں۔ اور وصول کردہ رقوم سالانہ اجتماع پر آنے والے نمائندگان کے ہاتھ بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ ان دنوں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔
(غلام احمد مصطفےٰ لکاس براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور)

۲۔ میرے ماموں جان سید محمد انور صاحب لاہور میں بعارضہ لقوہ بیمار ہیں۔
(حنیفہ قمر بنت عبدالکریم مسعود آباد)

۳۔ میرے چچا محترم محمد حیات صاحب کوٹ رحمت خاں میں بیمار ہیں۔
(ناصر احمد ظفر کلارک ریلوے خانیوال)

۴۔ محترم چوہدری عبدالحق صاحب سینئر انسپکٹر ریلوے بہاولنگر۔ گذشتہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ ان کے سر میں متواتر شدید درد ہے۔
(عبدالحمید پرویز)

۵۔ میرے والد صاحب ان دنوں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہیں نیز میری پھوپھی جان شمیم شوکت صاحبہ نے امسال ایم اے فائنل کا امتحان دیا ہوا ہے۔
(زاہدہ خانم محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

۶۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول کے امتحانات کے نتائج عنقریب نکلنے والے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(محمد افضل طاہر محلہ دارالنصر غربی)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے — نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے، کورس پچیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسماء بابت کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۸۶

میں بشیر احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ملیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔

بھینس تین عدد مالیتی اندازاً -/۱۵۰۰ روپے
مکان رہائشی واقع ملیانوالہ مالیتی -/۸۰۰ روپے
ایک عدد گھڑی رسٹ واچ مالیتی -/۵۰ روپے
ایک عدد سائیکل مالیتی -/۱۰۰ روپے
میزان -/۲۴۵۰ روپے

اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ بھینسوں وغیرہ کے دودھ سے جو آمدنی ہوتی ہے اس پر ہے۔ جو کہ تقریباً پانچ صد روپیہ سالانہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے یعنی آج سے منظور فرمائی جائے

شرط اول (ایک روپیہ)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ بقلم خود بشیر احمد گجر بمقام ملیانوالہ ڈ۔ خاص براستہ بیگوال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید ملیانوالہ ڈ۔ خاص براستہ بیگوال ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۸۴۸۷

میں محمد اسلم ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم گوجر عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ملیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ زمین ۲½ کنال واقع موضع جنڈ و ساہی تحصیل ڈسکہ زرخرید قیمتی -/۶۰۰ روپے
۲۔ ایک عدد گھڑی رسٹ واچ -/۱۵۰ روپے
۳۔ ایک راس بھینس قیمتی -/۵۰۰ روپے
۴۔ ایک راس بیل قیمتی -/۲۰۰ روپے
۵۔ ایک ٹیوب ویل قیمتی چار ہزار روپیہ جس میں ۱/۴ حصہ ہے یعنی -/۱۰۰۰ روپے
۶۔ نقد سرمایہ تجارتی مبلغ -/۲۰۰۰ روپے

میزان -/۴۴۵۰ اس کے علاوہ مجھے تجارتی سرمایہ اور ٹیوب ویل سے اندازاً -/۵۰۰ روپے سالانہ آمد ہوتی ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی میں کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرط اول -/۵ روپے)

العبد:۔ بقلم خود محمد اسلم ولد چوہدری برکت علی ملیانوالہ۔

گواہ شد:۔ سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید ملیانوالہ ڈ۔ خاص ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ سیکرٹری مال محمد شریف ملیانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۱۸۴۸۸

میں حکیم محمد دین ولد حکیم غلام علی قوم شیخ پیشہ طبابت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ڈنڈ پور کھردلیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت دو ایکڑ زمین ہے جو کہ ڈنڈ پور کھردلیاں ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے جس کی قیمت -/۲۰۰۰ روپے فی ایکڑ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ایک روپیہ)

العبد۔ حکیم محمد دین نشان انگوٹھا جماعت احمدیہ ڈنڈ پور کھردلیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ ماسٹر محمد رفیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈنڈ پور کھردلیاں

گواہ شد۔ حکیم عطاء الرحمن معلم وقف جدید ڈنڈ پور کھردلیاں۔ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۱۸۴۸۹

میں انیس عالم صدیقی ولد خواجہ عبدالوکیل صاحب قوم صدیقی پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

ایک عدد رہائشی پلاٹ رقبہ ۲۰۰ مربع گز تعمیر شدہ کالونی کراچی میں ہے اس کی قیمت اندازاً -/۶۰۰۰ (چھ ہزار) روپیہ ہے اس کے علاوہ میں کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً ایک صد روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوتی ہے میں اپنی جائداد کے اور ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی مزید جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

(شرط اول -/۵ روپے)

العبد:۔ انیس عالم صدیقی محلہ جوگیاں چوک پشاور شہر

گواہ شد:۔ عبدالمجید ڈی۔ ایس پی ریٹائرڈ محلہ گنداں ڈبگری گیٹ پشاور شہر

گواہ شد۔ ثناء اللہ احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور شہر

ضرورت نہیں؟

مومن کلاتھ ہاؤس کراچی مارکیٹ گولبازار سے اونی سوتی ریشمی کپڑا اور سارڈھیاں شنیل کے جائے نماز اور بہترین پردہ کلاتھ خرید فرمادیں۔ لائلپور جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری دکان سے اسی ریٹ پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہو سکتا ہے۔

دیانتداری ہمارا نصب العین ہے

پروپرائٹر سید محمد افضل خواجہ عبدالمومن گولبازار ربوہ۔

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۸۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھری گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے صرف

خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

ہمارا سالانہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو ہو رہا ہے اب اس میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہے اجتماع مجالس کی سارے سال کی کوشش اور تربیت کا آئینہ دار ہونا چاہیئے امید ہے کہ جملہ قائدین اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ اور خدام بھی پورے ذوق وشوق سے اس میں حصہ لینے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ چونکہ امسال پرانے طریق کے مطابق اجتماع خیموں میں ہوگا اس لئے قائدین اس بات کی بھی نگرانی کریں کہ خدام اپنا پورا سامان خیمہ بنانے کے لئے اور تھیلہ ساتھ لائیں۔

چند دن خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے کے لئے اور ذکر الٰہی میں صرف کرنے کے لئے بساغنیمت ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شمولیت کی توفیق بخشے وہ خیر وبرکت کے ساتھ آئیں۔ اور خدا کے فضلوں کے وارث ہو کر لوٹیں۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی وفات پر
مرکزی ادارہ جات کی طرف سے قرار داد ہائے تعزیت

مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ

"مجلس وقفِ جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے پر ملال اور اچانک انتقال پر گہرے دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت کامیاب اور نیک اعمال سے بھرپور زندگی بخشی ہے تاہم آپ کی جدائی ایک بہت بڑا جماعتی صدمہ ہے جس سے ہمارے دل ملول ہیں تاہم ہم راضی بقضا ہیں۔

حضرت مولوی صاحب موصوف نے اپنی ساری زندگی نیکی تقویٰ، تعلیم دین اور خدمت اسلام میں صرف کی ہے۔ رات دن آپ نے احمدیت کی اشاعت کے لئے وقف رکھے۔ ایثار وقربانی کی صحابہ رضوان اللہ علیہم کے رنگ میں آپ نے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے آپ کو برصغیر میں اور بلاد عربیہ اور انگلستان میں بھی دفاع اسلام اور اشاعت اسلام کی غیر معمولی توفیق ملی آپ نے پندرہ برس تک عین جوانی کے ایام میں دیار مغرب میں رہ کر غیر معمولی قربانی کا نمونہ قائم فرمایا ہے مرکز سلسلہ میں بھی آپ نے عظیم علمی خدمت سرانجام دیں جن میں سے ایک خدمت آپ نے بطور رکن مجلس وقف جدید سالہاسال انجام دی ہے۔ مجلس دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مولوی صاحبؓ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کی خدمات دینی کا دائمی اجر آپ کو بخشتا رہے آپ کی اولاد کو بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ان سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔ اور آپ کے بزرگ خسر جناب خواجہ عبید اللہ صاحب امرتسری اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور بچگان کو اس عظیم صدمہ میں اللہ تعالیٰ خود صبر کی توفیق بخشے اور اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آپ کے پس ماندگان پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے آمین ثم آمین یا رب العلمین۔" (ممبران مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

الشرکتہ الاسلامیہ

"بورڈ آف ڈائرکٹرز الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے چیئرمین اور کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی اچانک رحلت پر دلی غم والم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مولانا صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید اور متبحر عالم ہونے کے علاوہ ایک بلند مرتبت مصنف بھی تھے آپ نے سلسلہ کی عظیم الشان تبلیغی تربیتی اور تعلیمی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ قلمی میدان میں بھی بہت گراں بہا خدمات سرانجام دیں اور پھر الشرکتہ الاسلامیہ کے پہلے اور مؤسس مینجنگ ڈائرکٹر کی حیثیت سے سلسلہ کے انتہائی قیمتی لٹریچر کو جدید اشاعتی اسلوب کے مطابق دیدہ زیب طریق پر شائع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ یہ آپ کی انتھک محنت اور مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش بہا کتب سلسلہ کی تاریخ میں پہلی بار سیٹ کی صورت میں شائع ہونی شروع ہوئیں آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے سب کتب کے مضامین کے انتخاب سے تفصیلی انڈیکس بھی تیار کئے۔ تاکہ ان سے استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس سیٹ کی انیس جلدیں آپ کی زندگی میں شائع ہو چکی ہیں۔ اسی انداز میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کو بھی دس جلدوں میں شائع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ دسویں اور آخری جلد اس وقت زیر طبع ہے۔ علاوہ ازیں سلسلہ کی بہت سی بیش قیمت اور نایاب کتب آپ کی رہنمائی میں ادارہ ہذا کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر کی پانچ ضخیم جلدوں کے علاوہ حضورؓ کی دیگر متعدد کتب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب میں سے فصل الخطاب اور مرقاۃ الیقین اور بے شمار دوسری کتابیں شامل ہیں۔ آپ کی اس عظیم الشان خدمت کو جماعت میں بنظر استحسان دیکھا گیا۔ جماعت میں الشرکتہ الاسلامیہ کی مقبولیت اور کامیابی کا سہرا آپ کی ان انتھک مساعی کا مرہون منت ہے جو آپ نے تیرہ سال سے زائد عرصہ تک شبانہ روز اس ادارہ کے لئے فرمائیں۔ بلاشبہ ایسے لائق مصنف جلیل القدر مبلغ مجاہد متقی پرہیزگار عالم باعمل کی وفات ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور الشرکتہ الاسلامیہ اس خلاء کو خصوصیت سے محسوس کرتی ہے بورڈ آف ڈائرکٹرز کا یہ اجلاس اپنی طرف سے اور کمپنی کے دیگر کارکنوں کی طرف سے حضرت مولانا صاحبؓ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا صاحبؓ اور محترم خواجہ عبید اللہ صاحب اور جملہ افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں قرب خاص سے نوازے ہم سب کا حامی وناصر ہو اور الشرکتہ الاسلامیہ کو حضرت مولانا صاحب مرحومؓ کی قائم کردہ درخشندہ روایات کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(ڈائرکٹران الشرکتہ الاسلامیہ۔ ربوہ)